قرآنی بیان

اہلِ جنّت و اہلِ جہنم کا مکالمہ

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

05-April-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
5اپریل،2024ء، کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

اہلِ جنّت واہلِ جہنم کا مکالمہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- الوَدَاع الوَداع ماہِ رمضان...!!
- بے نمازی کی نحوست
- اَہلِ جہنّم کے 4 جُرم
- لیلۃ القدر کے فضائل

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَۃً، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ، وَاَسْکَنَہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے 10 بار درود پڑھا، اللہ پاک اس پر 100 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جس نے 100 بار درود شریف پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحسن پر | سدا سلام کہو! عمر بھر درود پڑھو!
عبث گناہوں کی شامت میں مارے پھرتے ہو | خدا کی تم پہ ہو رحمت اگر درود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...معجم اوسط، من اسمہ محمد، جلد:5، صفحہ:252، حدیث:7235۔

2 ...نورِ ایمان، صفحہ:57۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم(اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

فِیْ جَنّٰتٍ ﱎ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ کُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ (پارہ:29، المدثر:40تا47)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

ترجمہ کنزُالعِرفان: باغوں میں ہوں گے، وہ پوچھ رہے ہوں گے مجرموں سے کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

الوداع الوداع ماہِ رمضان...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کا آخری عشرہ جاری و ساری ہے، آج جُمُعَۃُ الْوَدَاع ہے۔ آہ! رمضان آیا اور چل بھی دِیا....!! کچھ ہی دِن پہلے کی بات ہے، عاشقانِ رمضان انتظار میں تھے کہ رَمضانُ المبارَک آنے والا ہے۔ رَمضانُ المبارَک کی تیاری کی جارہی تھی مگر یہ بَرَکت والے دِن تیزی سے گزرتے چلے گئے۔ آہ! صد آہ! بس چند ہی دِن بعد ماہِ رمضان ہم سے رُخصت ہو جائے گا۔

آہ! رمضان اب جا رہا ہے | ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے

جلد رخصت کا وقت آگیا ہے
اشک آنکھوں سے اب بہ رہے ہیں
وہ دِل غمزدہ جانتا ہے
کر کے تقسیم بخشش کی اَسناد
سب کو روتا ہوا چھوڑتا ہے

ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
ہجر کا غم جو ہم سہ رہے ہیں
ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
آہ! رنجیدہ دِل کرکے تُو شاد
ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے (1)

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی چند دِن باقی ہیں، یہ مُبارَک گھڑیاں جلد ہی ختم ہو جائیں گی ان مُبارَک لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے ❁ خوب توبہ و استغفار کر لیں ❁ جتنا ہو سکے نیکیاں کر لیں ❁ اپنے وقت کو ذِکرِ اِلٰہی میں گزار لیں ❁ درودِ پاک سے اپنے دل روشن کر لیں کہ زندگی میں دوبارہ ماہِ رمضان نصیب ہو گا یا نہیں، اس کی ہمارے پاس کوئی گارنٹی نہیں ہے۔

اِلٰہی! رہ گئے رمضاں کے آخِری روزے
رہائی نارِ جہنّم سے ہو عطا یارَبّ!
اِلٰہی! رہ گئیں رمضاں کی آخِری گھڑیاں
کرم سے بخش بھی دے ہم کو یاخُدا! یارَبّ! (2)

اللہ پاک ہمیں ان مبارک لمحات کو غنیمت جاننے اور ان میں خوب نیکیاں کرکے بخشش کا سامان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:683ملتقطاً۔
(2)...وسائلِ فردوس، صفحہ:28۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتدا میں پارہ 29، سورۂ مُدَّثِّر کی آیت 40 تا 47 یعنی 10 آیات سننے کی سعادت حاصِل کی، ان آیات میں قیامت کا ایک منظر بیان کیا گیا ہے، یہ اَہْلِ جنّت اور اَہْلِ جہنم کے درمیان ہونے والا ایک مکالمہ ہے، آپس کی بات چیت ہے، یہ بات چیت کب ہو گی؟ اَہْلِ جنّت کیا پوچھیں گے؟ جہنمی کیا جواب دیں گے؟ آیئے! قرآنی آیات اور ان کی وضاحت سنتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

فِیْ جَنّٰتٍ ﱡ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ (پارہ:29، المدثر:40-41)	ترجمہ کنزُ العِرفان: باغوں میں ہوں گے، وہ پوچھ رہے ہوں گے مجرموں سے۔

یعنی اَہْلِ جنّت جنت میں رہتے ہوئے جہنمیوں سے سُوال پوچھیں گے۔ حضرت عبدُاللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیائے کرام علیہمُ السَّلام، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام اور دیگر فرشتے، ان کے بعد صدیقین اور شہداء، یہ سب گنہگار مسلمانوں کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ سب اَہْلِ جنّت (یعنی گنہگار مسلمان جنہوں نے بالآخر جنت ہی میں آنا تھا) جنت میں اور سب جہنمی (یعنی کافِر جنہوں نے ہمیشہ جہنم ہی میں رہنا ہے)، یہ جہنّم میں رِہ جائیں گے، اب اَہْلِ جنّت جنّت میں رہتے ہوئے جہنمیوں سے پوچھیں گے:[1]

مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ (پارہ:29، المدثر:42)	ترجمہ کنزُ العِرفان: کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟

اَہْلِ جنَّت کے اس سُوال کے جواب میں جہنّم میں موجود کافِر جہنّم ہی میں رہتے

[1] ... تفسیر قرطبی، پارہ:1، سورۂ مدثر، زیر آیت:42، جلد:10، صفحہ:57۔

ہوئے جواباً اپنے 4 جُرم گنوائیں گے:

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

(پارہ:29، المدثر:40تا47)

ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ چار جُرم ہیں، جو جہنّم میں لے جانے والے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان چار بُرے جُرموں سے اپنے آپ کو بچایا کریں، جمعۃُ الوِداع ہے، ماہِ رمضان کی آخری گھڑیاں ہیں اور کل اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! 27 وِیں شب بھی ہو گی، لہٰذا ان بابرکت دِنوں کی برکت لوٹتے ہوئے، آج ہمیں یہ پکّی سچّی نیت بنا لینی چاہئے کہ ہم جہنّم میں لے جانے والے ان چار جرموں سے زندگی بھر بچتے رہیں گے۔ کون کون سے جُرم ہیں؟

جہنمیوں کا پہلا جُرم: نماز نہ پڑھنا

اَہْلِ جہنّم اپنا پہلا جُرم بتاتے ہوئے کہیں گے:

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾

(پارہ:29، المدثر:43)

ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

اس سے معلوم ہوا نماز نہ پڑھنا یہ جہنّم میں لے جانے کا سبب ہے۔ یاد رکھئے! ایک ہے نماز کے فرض ہونے کا انکار کرنا، اگر کوئی شخص مَعَاذَ اللہ! نماز کی فرضیت ہی کا انکار کر

دے، وہ تو کافِر ہو کر دائرۂ اسلام سے ہی نکل جائے گا اور خدا نخواستہ اسی حال میں مَر گیا تو پکّا جہنمی ہو گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا۔ مگر وہ شخص جو نماز کو فرض تو مانتا ہے مگر پڑھتا نہیں ہے، اسے بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کیونکہ جہنمی یہ نہ کہیں گے کہ ہم نماز کو فرض نہیں مانتے تھے بلکہ وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے، معلوم ہوا نماز پڑھنا یہ مسلمان ہونے کی نشانی ہے اور نماز نہ پڑھنا یہ کافِروں کا طریقہ ہے۔ اَفْسوس ہے ان نادان مسلمانوں پر جو نماز کو فرض تو مانتے ہیں، اس کے باوُجُود نماز میں سستی کرتے ہیں

❁ **حدیثِ پاک** میں ہے: ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: ہمارے اور کافِروں کے درمیان فرق **نماز** ہے۔[1] ❁ ایک **حدیث شریف** میں فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا، بلاشُبہ اللہ پاک کا ذِمّہ اس سے بَری ہے۔[2]

یعنی نماز کی برکت سے انسان ❁ دُنیا میں آفتوں سے ❁ مرتے وقت خرابیٔ خاتمہ سے ❁ قبر کے امتحان میں فیل ہونے سے ❁ حشر میں مصیبتوں سے اَمَن میں رہتا ہے، لہٰذا جو جان بوجھ کر نماز تَرک کرتا ہے، وہ اللہ پاک کی امان میں نہیں رہتا۔

بے نمازی کی نحوست

اے عاشقانِ رسول! نماز نہ پڑھنا کتنا نحوست والا عمل ہے، اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے! چنانچہ ایک بار اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا ایک پہاڑ پر گزر ہوا، آپ نے دیکھا وہاں ایک شہر ہے، اللہ پاک نے اس شہر کو بے شُمار نعمتوں سے

---

1 ...ترمذی، کتاب الایمان، ماجاء فی ترک الصلاۃ، صفحہ:618، حدیث:2621۔
2 ...مصنف عبد الرزاق، باب من ترک الصلاۃ، جلد:3، صفحہ:41، حدیث:5022۔

نوازا ہے، وہاں باغات ہیں، پھل، پھول ہیں، وہاں کے رہنے والوں کے پاس مال مویشی بھی ہیں اور سب اللہ پاک کی اطاعت و عبادت کرتے ہوئے خوش حال زِندگی گزار رہے ہیں، ان شہر والوں نے جب اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو آپ کی نہایت تعظیم کی اور بہت احترام سے پیش آئے۔

3 سال کے بعد حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دوبارہ اس جگہ سے گزر ہوا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رِہ گئے کہ اس شہر کے باغات اور مکانات اُجڑ گئے ہیں، نہریں اور چشمے خشک ہو چکے ہیں، اب نہ وہاں پھول اور پھل ہیں، نہ جانور، نہ کوئی آدمی وہاں رہتا ہے۔ ایسے خوش حال شہر کا ایسا شکستہ حال دیکھ کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی! ❁ اس شہر کے لوگ کس مصیبت میں گرفتار ہوئے؟ ❁ ان کے درختوں، چشموں اور عمارتوں کی بربادی کا کیا سبب ہوا؟ ❁ ان کو نظرِ بد لگی؟ ❁ یا کسی نے ان پر جادُو کر دیا؟ ❁ کسی دُشمن نے انہیں شکست دی ❁ یا تیری اطاعت و فرمانبرداری چھوڑنے کی انہیں سزا ملی ہے؟ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اس عرض پر حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! ❁ اس شہر کو نہ تو نظر لگی ❁ نہ انہوں نے اللہ پاک کی اطاعت تَرک کی ❁ نہ ان پر جادُو کیا گیا۔ ان کی بربادی کا اَصْل سبب یہ ہوا کہ ایک روز اس شہر سے ایک بے نمازی کا گزر ہوا، اس نے ان کے چشمے میں منہ دھو لیا، اس بے نمازی کے چہرے سے لگنے والے پانی کی یہ نحوست ہوئی کہ ان کے چشمے سوکھ گئے، ان کے باغات ویران ہو گئے اور یہ شہر اُجڑ گیا۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! آپ نے بے نمازی کی دُنیوی نحوست تو ملاحظہ فرمالی، روزِ

قیامت جہنّم کو نمازنہ پڑھنے والوں سے ہی سے بھرا جائے گا۔[1]

ہو گی دُنیا خراب، آخرت بھی خراب
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
بے نمازی جہنّم کا حق دار ہے
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
قبر میں سانپ بچھو لپٹ جائیں گے
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
سہہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
دیکھو! اللہ ناراض ہو جائے گا
بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
یاخُدا! تجھ سے عطار کی ہے دُعا
مصطفٰے کی پڑھے پیاری اُمّت نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنمیوں کا دوسرا جرم: مسکینوں کو کھانا نہ کھلانا

جہنمی، جنتیوں کے سُوال پر اپنا دوسرا جُرم بیان کرتے ہوئے کہیں گے:

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ (پارہ:29، المدثر:44)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

اللہُ اَکْبَر! معلوم ہوا مسکینوں، غریبوں کی دیکھ بھال نہ کرنا، ان پر صدقہ و خیرات نہ کرنا بھی کافِروں کا طریقہ ہے۔ آہ! افسوس! اب مسلمانوں کے ہاں بھی غریبوں مسکینوں کی خبر گیری کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! ہم اپنے معاشرے سے غربت کا خاتمہ نہ بھی کر پائیں تو کم از کم ہم اپنے چند پیسوں کے ذریعے غریبوں کی بھوک میں کچھ تو کمی کر ہی سکتے ہیں۔ آہ! غریبوں

---

1 ......۔

مسکینوں کی مدد نہ کرنا یہ کافروں کا شعار تھا مگر اب کئی ایسے کافِر ہیں جو ویلفیئر سوسائیٹی چلاتے ہیں لیکن یاد رکھئے! کافِروں کے یہ اعمال دُنیا تک ہیں، انہیں ان کے ایسے اَعْمال کا بدلہ دُنیا ہی میں دے دیا جائے گا، آخرت میں ان کا کوئی حصّہ نہیں ہے مگر مسلمان کے لئے تو الحمدللہ! دُنیا میں بھی اَجْر ہے اور آخرت میں بھی جنّت کی اعلیٰ نعمتیں ہیں، بے شک صدقہ و خیرات کرنے والے کرتے بھی ہیں، غریبوں کی مدد بھی کرتے ہیں لیکن یہ کام صِرْف چند افراد کا نہیں بلکہ سب مسلمانوں کا ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ کچھ نہ کچھ صدقہ و خیرات لازمی کیا کرے، جو غریب ہے اسے بھی چاہیے کہ صدقہ و خیرات کا ذہن بنائے۔

الحمدللہ! ہمارا دینِ اسلام تو ہمیں ایثار، قربانی، ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اپنی خواہش ترک کر کے دوسرے کو خود پر ترجیح دے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

سُبْحٰنَ اللہ! اگر ہم جنّت پانے کے لئے، بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کی خیرات حاصِل کرنے کے لئے اپنی خواہشات کم کر لیں، چند لقمے تھوڑے کھا لیں اور اپنی آمدن سے کچھ پیسے بچا کر غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کیا کریں تو اندازہ کیجئے! اللہ پاک ہم سے کتنا راضی ہو گا اور اس ایثار کی برکت سے آخرت میں کیسی کیسی عظیم نعمتیں ہمیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنمیوں کا تیسرا جُرم: بےہودہ فکریں کرنا

اَہْلِ جہنّم جنتیوں کے سوال پر اپنا تیسرا جُرم بیان کرتے ہوئے کہیں گے:

وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَۙ(۴۵) (پارہ:29،المدثر:45)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عنہ اس آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: كُلَّمَا غَوٰى غَاوٍ غَوَيْنَا مَعَهٗ یعنی جب کوئی شخص گمراہی کے رستے پر چلتا تھا ہم اس کے ساتھ ہو لیتے تھے۔ (1)

معلوم ہوا! ❁ گمراہوں کے پیچھے چلنا ❁ گمراہی والے کاموں میں دلچسپی لینا اور ❁ نیکیوں سے ❁ اچھے کاموں سے منہ موڑنا یہ بھی کافِروں کا طریقہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ آہ! اس معاملے میں بھی اب مسلمانوں کا حال عجیب ہے۔ جیسے ہی کوئی وقت برباد کرنے کا ذریعہ، جنت سے دُور اور جہنّم کے قریب کرنے والی، راہِ حق سے ہٹانے والی کوئی چیز ***Launch*** (لاؤنچ) ہوتی ہے تو معذرت کے ساتھ! ایک تعداد ہے مسلمانوں کی جو اسے اپنانے میں پیش پیش ہوتی ہے ❁ جب ***T.V Launch*** (لاؤنچ) ہوا ❁ فلمیں ڈرامے اور گانے باجے ***Launch*** (لاؤنچ) ہوئے تو علمائے کرام کے منع کرنے کے باوُجود دیکھتے ہی دیکھتے ایک وائرس کی طرح یہ بیماری ہمارے معاشرے میں پھیل نہیں گئی تھی؟ ❁ کیا گھر گھر میں ***V.C.R*** رکھنے والے، مسلمان ہی نہیں تھے؟ ❁ کیا کیبل کے ذریعے غیر مسلموں کے چینل اپنے گھروں میں چلا کر بے حیائی پھیلنے کا سبب بننے والے مسلمان ہی نہیں تھے؟ ❁ خلافِ سُنّت لباس اپنانے میں مسلمان پیش پیش رہے ❁ داڑھیاں کٹوا کر سُنّتِ رسول کو معاذ اللہ! نالی میں بہانے میں مسلمان پیش پیش رہے ❁ ننگے سر گھومنے کا

---

(1)... تفسیر قرطبی، پارہ:29، سورۂ مدثر، زیر آیت:45، جلد:10، صفحہ:57۔

رواج مسلمانوں نے اپنایا❁ بے پردگی، بے حیائی کو ہم نے اپنے معاشرے کا حصہ بنادیا اور ❁ اب رہی سہی کسر سوشل میڈیا نے نکال دی ❁ اینڈرائیڈ موبائل (**Android Mobile**) نے آکر اور بھی معاشرے کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیا❁ کیا یہ سب گمراہیاں، بے حیائیاں، دین اور جنّت سے دور کرنے والے ذرائع مسلمانوں نے نہیں اپنائے۔

پھر اس کے ساتھ ہی ساتھ اس پر بھی غور کیجئے! ❁ سُنّت کے مطابق داڑھی رکھنے والوں پر طعنے کسنے والے کون ہیں؟ ❁ عُلَمائے کرام کا مذاق اُڑا کر جہنّم کے حقدار بننے والے کون ہیں؟ ❁ مبلغین کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے والے ❁ جھوٹ بول کر تجارت کرنے والے ❁ جھوٹوں کی حمایت کرنے والے ❁ بے دینوں کے لئے راستے ہموار کرنے والے یہ سب کون ہیں؟ ❁ کیا مسلمان آج یہ سب کچھ نہیں کر رہے؟ اگر کر رہے ہیں تو پھر دِل کے کانوں سے، عبرت کے لئے اَہْلِ جہنّم کا یہ جواب قرآنِ کریم کی زبانی سُنیے اور غور کیجئے کہ یہ کن کا کام ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ (پارہ:29، المدثر:46)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستاں تک نہ رہے گی، داستانوں میں

یاد رکھئے! ❁ ہماری ہدایت قرآنِ کریم میں ہے ❁ ہماری ہدایت اَحادیثِ کریمہ میں ہے ❁ ہمارے لئے آئیڈیل کردار ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہے ❁ ہم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے نقشِ سیرت پر چلنے والے ہیں ❁ ہم اولیائے کرام

رحمۃُ اللہِ علیہم سے فیض لینے والے ہیں۔ ہم نے کوئی بھی چیز اپنانے سے پہلے یہ سوچنا ہے کہ کیا یہ چیز ہمارے دِین کو نقصان تو نہیں پہنچائے گی، کیا یہ چیز، یہ عادت، یہ روایت، یہ رسم و رواج مجھے گمراہی کی طرف تو نہیں لے جائے گی، اگر ہم نے یہ نہ کیا بلکہ ہر چمکتی چیز (یعنی کفار کے طور طریقوں کو) بغیر سوچے سمجھے اپناتے چلے گئے تو یاد رکھیئے! گمراہوں کے رستے کی پیروی کرنا مسلمانوں کا نہیں بلکہ کافِروں کا طریقہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ گمراہیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، ہم سب کو سچا، پکا اور حقیقی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے مل کر دعا کرتے ہیں

مُعَاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارَبّ | ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیاء یارَبّ!
نبی کا صدقہ سدا کے لئے تو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخُدا! یارَبّ!
ہمارے دِل سے نکل جائے اُلفتِ دُنیا | دے دِل میں عشقِ محمد مرے رچا یارَبّ![1]

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنمیوں کا چوتھا جُرم قیامت کا اِنکار

روزِ قیامت جب جنّتی جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تم کس سبب سے جہنّم میں پہنچے تو اس کے جواب میں اَہلِ جہنّم اپنا چوتھا جُرم بیان کرتے ہوئے کہیں گے:

وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ (پارہ:29، المدثر:46-47)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی

---

1 …وسائل بخشش، صفحہ:82۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفر و عناد اور بد عملی کی بڑی وجہ قیامت کا انکار یا اسے بھلانا ہے۔ ہم الحمدللہ! مسلمان ہیں اور ہم قیامت پر یقین بھی رکھتے ہیں، جو معاذ اللہ! قیامت کا انکار کر دے وہ تو مسلمان ہی نہ رہے گا بلکہ کافِر ہو جائے گا۔ بے شک ہر مسلمان قیامت پر ایمان اور یقین رکھتا ہے مگر قیامت کے متعلق اپنے یقین کی کیفیت کے متعلق تھوڑا غور کرنے کی ضرورت ہے، قرآنِ کریم نے مسلمانوں کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ (پارہ:1، البقرۃ:4)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

بے شک ہم قیامت پر ایسا ہی پختہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ دُنیا کی محبت ایسی دِل میں گھر کر گئی ہے کہ قیامت کا یقین ہونے کے باوُجود اس یقین کے نتیجے میں ملنے والی کیفیات میں کمی آگئی ہے ورنہ دیکھئے! ہمیں یہ یقین ہے کہ **آگ جلاتی ہے** اور اس سے بھی کہیں زیادہ پکا یقین ہے کہ قیامت لازمی آئے گی، اس کے باوُجود کوئی بھی کبھی بھول کر بھی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا جبکہ گُناہ جو قیامت کے روز سخت نقصان کا سبب بن سکتے ہیں، یہ جان بوجھ کر کئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہمیں قیامت پر یقین تو بے شک ہے مگر دُنیا کی محبت، مال ودولت کی محبت، حرص ولالچ اور گناہوں کی سیاہی نے اس یقین کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خوفِ خُدا والی کیفیت کو ماند کر دیا ہے، اس کا نقصان یہ ہوا کہ ہم گُناہوں پر دلیر ہو گئے، دِل سے خوفِ خُدا کم ہو گیا، بعض نادان تو ایسے بے باک بھی ہوئے کہ ان کا مزاج ہے: جو ہو گا دیکھا جائے گا ❁ کوئی نماز کی دعوت دے ❁ قبر وآخرت کی یاد دلائے ❁ قبر کی تیاری کا ذہن بنائے ❁ جنّت میں لے جانے والے اعمال کی ترغیب دلائے ❁ جہنّم

میں لے جانے والے کاموں سے بچنے کا ذہن بنائے تو کہتے ہیں: مولانا صاحب! اللہ پاک بہت مہربان ہے، قیامت کے روز جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

اللہ کی پناہ! یہ سخت جہالت اور بے باکی والا جملہ ہے۔ حقیقت میں دیکھنے کا مقام قبر و آخرت نہیں، دیکھنے کا مقام تو دُنیا ہے، یہاں دیکھنا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں، اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پارہ:28، الحشر:18)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

یہ قرآنی حکم اس دُنیا کے لئے ہے، اسی زندگی میں دیکھنا ہے کہ ❁ ہم آخرت کے لئے کیا کر رہے ہیں ❁ قبر کی کتنی تیاری ہو رہی ہے ❁ نیکیاں کتنی کر رہے ہیں ❁ گُناہوں سے بچ پا رہے ہیں یا نہیں، جیسے ہی ہم اس دُنیا سے جائیں گے، موت واقع ہو گی تب سے ہی دیکھنے کا وقت ختم اور سزاء و جزاء کا وقت شروع ہو جائے گا، لہٰذا جو دیکھنا ہے، اپنا جائزہ لینا ہے، اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ہے، اسی دُنیوی زِندگی میں کرنا ہے۔

خیر! یہ کافِروں کا وَصف ہے کہ وہ قیامت پر یقین نہیں رکھتے، ہم مسلمان ہیں، ہم بلاشُبہ قیامت کو مانتے ہیں، اس کا یقین رکھتے ہیں مگر افسوس! ہمارا کردار، زندگی گزارنے کا رنگ ڈھنگ ایسا ہوتا چلا جارہا ہے کہ جیسے ہم نے کبھی مرنا ہی نہ ہو، ہمیشہ اسی دُنیا میں رہنا ہو۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہے، ہم نے مرنا ہے، قبر میں ہزاروں سال کا قیام ہے، پھر روزِ قیامت اُٹھنا ہے، اللہ پاک کی پاک بارگاہ میں پیش ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ خدا کی قسم! بارگاہِ الٰہی میں حاضِری کا تصور اگر ہمارے ذہنوں میں بیٹھ

جائے تو ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہو جائیں، ہمارے اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، زندگی گزارنے کا انداز بالکل ہی بدل جائے کیونکہ قیامت کا تصور بندھ جانے سے دِل نَرْم پڑتا ہے، گُناہوں سے نفرت ہوتی ہے اور نیکیوں کی رغبت نصیب ہوتی ہے، اسی لئے بزرگانِ دین نے روزانہ کچھ وقت موت اور قبر وآخرت کے متعلق غور وفکر کرنے کی نصیحت فرمائی ہے، حدیثِ پاک میں ایسی ہی فِکْر کے متعلق ارشاد ہوا: لمحہ بھر غور وفکر کرنا پُوری رات قیام کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابراہیم تیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے کہ ایک روز آپ نے تصور باندھا کہ آپ جہنّم میں ہیں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے، تھوہر (یعنی زہریلا کانٹے دار درخت) کھا رہے ہیں اور دوزخیوں کا پیپ پی رہے ہیں، اس تصور کے بعد آپ نے خود سے پوچھا: بتا تجھے کیا چاہیے (جہنّم کا عذاب یا اس سے نجات)؟ نفس بولا: (نجات چاہئے، اسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ دُنیا میں واپس چلا جاؤں اور ایسے عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے دوزخ سے نجات مل جائے۔ اس کے بعد آپ نے یہ تصور باندھا کہ جیسے آپ جنت میں ہیں، وہاں کے پھل کھا رہے ہیں، جنتی نہروں کے مشروب پی رہے ہیں، یہ تصور باندھنے کے بعد آپ نے خود سے پوچھا: اے نفس! تجھے کس چیز کی خواہش ہے (جنت کی یا دوزخ کی)؟ نفس نے کہا: (مجھے جنت کی خواہش ہے، اسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ دُنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں تا کہ جنت کی خوب نعمتیں پاؤں۔ اس کے بعد آپ نے خود سے فرمایا: اے نفس! فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے (یعنی ابھی تم دُنیا ہی میں ہو، نیک اعمال کر کے جنت کی تیاری کرو)۔ [1]

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، یزید بن شریک التیمی، جلد: 4، صفحہ: 235، رقم: 3561۔

کچھ نیکیاں کما لے، جلد آخرت بنا لے | کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہماری بھی قبر وآخرت اور قیامت کے معاملات کے متعلق غور و فکر کرنے کی عادت بن جائے۔ کاش! روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتے میں ایک بار ہی سہی قبرستان کی حاضِری نصیب ہوا کرے، قبروں کو دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرنے کی توفیق مِل جایا کرے۔ ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اَور دِل کی سختی کی شکایت کی، پیارے آقا و مولیٰ، دو جہان کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قبروں کو دیکھ کر روزِ حشر اُٹھنے کے متعلق غور و فکر کیا کرو۔[2]

معلوم ہوا قبرستان جانا اور وہاں فضول کاموں میں مصروف ہونے کے بجائے آخرت کے معاملے میں غور و فکر کرنا دِل کو نرم کرتا اور گناہوں سے نفرت دلاتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ہر وقت بارگاہِ الٰہی میں حاضِری کا تصور باندھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اے عاشقانِ رسول! رمضان المبارک کی 27 وِیں شب آنے والی ہے، زیادہ تَر عُلَمائے کرام یہی فرماتے ہیں کہ 27 وِیں رات ہی شبِ قدر ہے، آیئے! آخر میں شبِ قدر کے کچھ فضائل سُن لیتے ہیں:

---

1 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 178۔
2 …اَرْبَعِیْنِیّات لِاِبْنِ کمال پاشا، صفحہ: 69۔

لیلۃُ القدر کے فضائل

تفسیرِ عزیزی میں ہے: ایک بار ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سابقہ اُمّتوں اور ان کی لمبی لمبی عمروں کے متعلق غور فرمایا اور اپنی اُمَّت کی تھوڑی عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک دِل شفقت سے بھر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ سوچ کر غمگین ہوگئے کہ میرے اُمّتی اگر ساری زِندگی خوب خوب نیکیاں کریں پھر بھی سابقہ اُمّتوں کی برابری نہیں کرسکتے۔

اِدھر محبوبِ رَبِّ اکبر، شاہِ خشک و تر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک دِل رنجیدہ ہوا، اُدھر اللہ پاک کی رَحمت جوش پر آئی اور اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے آپ کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کا تحفہ عطا فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:[1]

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕۛ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙۛ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠ ﴿۵﴾ (پارہ:30، القدر:1 تا 5)

ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے ربّ کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اُمّتیوں کی فِکر ہوئی تو اللہ پاک نے آپ کی دل جوئی کے لئے

---

1 ... تفسیرِ عزیزی (مترجم)، پارہ:30، سورۂ قدر، صفحہ:494 خلاصۃً۔

اُمّت کو شبِ قدر جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمادی۔ مَولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جتنا میرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز | کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز
جو کچھ تری رضا ہے، خدا کی وہی خوشی | جو کچھ تری خوشی ہے، خدا کو وہی عزیز [1]

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد لله! شبِ قدر مغفرت کی رات ہے، رحمت کی رات ہے، وہ رات ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، سلامتی کی رات ہے، حضرت عبد الله بن عباس رَضِیَ اللهُ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب شبِ قدر آتی ہے تو الله پاک کے حکم سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ شریف پر لہرا دیتے ہیں، ایک روایت کے مطابق ان فرشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، یہ سب سلام ورحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام کے 100 بازُو ہیں، جن میں سے 2 بازو صِرف اسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات نماز یا ذِکْرُ الله میں مَصرُوف ہے اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ فرشتے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ [2]

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 135 ملتقطاً۔
2 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل فی لیلۃ القدر، جلد: 3، صفحہ: 336، حدیث: 3695۔

سُبۡحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں شبِ قدر دیکھنا، اس کی برکتیں لوٹنا اور اس بابرکت رات میں خوب عبادات کرنا نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اسلامک ای بک لائبریری (Islamic eBooks Library)

کتابیں انسان کی بہترین دوست ہیں اور یہ انسان کی شخصیت کی تعمیر اور اخلاق نشوونما میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگر کتابیں اسلامی اور روحانی ہوں تو وہ اور زیادہ قیمتی ہو جاتی ہیں۔ تبلیغِ دین کے مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک اپلی کیشن جاری کی ہے۔ جس کا نام ہے: **اِسلامک اِیْ بکس لائبریری (Islamic eBooks Library)** ہے ✿ جس پر اردو، انگریزی اور دیگر کئی زبانوں میں ہزاروں اسلامی کتابیں فری ڈاون لوڈ کی جاسکتیں ہیں ✿ اس اپلی کیشن میں کئی مصنفین کی کتابیں ہیں ✿ اپلی کیشن میں کتاب کو مصنفین کے اعتبار سے اور کتاب کے عنوانات سے بھی سرچ کیا جا سکتا ہے ✿ اس اپلی کیشن میں کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کر کے انہیں آف لائن پڑھنے کے لیے پی ڈی ایف کی ذاتی لائبریری میں محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے اور ✿ اپنی پسندیدہ کتابوں کو (**Favorite**) کتابوں کی الگ فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہے ✿ اس اپلی کیشن کی بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو افراد کتابیں پڑھ نہیں سکتے یا پڑھنے کا وقت نہیں وہ اس اپلی کیشن کے ذریعے کتابوں کو آڈیو میں سن سکتے ہیں ✿ اس اپلی کیشن کو آپ فیس بک، ٹویٹر اور واٹس ایپ جیسے مختلف پلیٹ فارمز پر دوستوں کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے۔

وضاحت: صدقۂ فطر ہر آزاد، مسلمان جو نصاب کا مالک ہو (یعنی جس کے پاس ساڑھے 7 تولہ سونا یا ساڑھے 52 تولہ چاندی یا ساڑھے 52 تولہ چاندی کی مالیت کے جتنی رقم یا کوئی سامان حاجتِ اصلیہ اور قرض کے علاوہ موجود ہو) اس پر واجب ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا اس میں شرط نہیں، روزے الگ فرض ہیں، لہٰذا جس نے کسی عذر کی وجہ سے یا معاذ اللہ! بلا عذر رمضان میں روزے نہیں رکھے، اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ اس سال پاکستان میں صدقۂ فطر کی مقدار ❁ گندم کے آٹے کے مطابق: 340 روپے ❁ جَو شریف کے مطابق: 800 روپے ❁ کھجور کے مطابق 2400 روپے ❁ عجوہ کھجور کے مطابق: 14 ہزار 400 روپے اور ❁ کشمش کے مطابق: 5600 روپے فی کس ہے۔

اللہ پاک نے جتنی توفیق عطا فرمائی ہے، خوش دِلی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مقدار میں صدقۂ فطر ادا کیجئے! اور ثواب کمایئے! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، گزارش ہے کہ اپنی زکوٰۃ، فطرہ اور صدقات وغیرہ دعوتِ اسلامی کو دیجئے اور دُنیا بھر میں ہونے والے دِینی کاموں میں اپنا حصّہ شامِل کیجئے! اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا مُقْتَدِرُ

جو کوئی روزانہ 20 بار یَا مُقْتَدِرُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! رحمتوں کے سائے میں رہے گا۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 255۔